لا یستوی اصحاب النار و اصحٰب الجنۃ اصحٰب الجنۃ ہم الفائزون

نہیں برابر ہو سکتے رہنے والے دوزخ کے اور رہنے والے بہشت کے رہنے والے بہشت کے وہ مراد پانے والے ہیں

# داستان معاویہ

المعروف

# امیر شام

(حصہ اول)

جسے انجمن [illegible] اثنا عشریہ [illegible] نے برائے افادہ عوام

مطبع اقبال بمبئی [illegible] میں چھپوا کر

شائع کیا

# فضائل معاویہ

## کی قلعی کھل گئی

نصائح کافیہ صفحہ ۱۶۲ میں ہے ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری جزو ۱۴ صفحہ ۲۰۴ میں نقل کیا ہے ابن جوزی سے اس نے اسحق بن راہویہ سے کہ اس نے کہا کہ کوئی شے فضیلت معاویہ میں ثابت نہیں ہوئی۔

(۲) سیوطی نے لآلی مصنوعہ میں کہا ہے کہ احادیث فضیلت معاویہ کی کل موضوع ہیں کوئی اصل انکا نہیں ہے۔

(۳) کہا ابن حجر نے اور قصہ نسائی کا اس بارہ میں مشہور ہے کہ اس نے کہا میں اسکی یعنے معاویہ کی کوئی فضیلت سوائے لا اشبع اللہ بطنہ (یعنے خدا اسکے پیٹ کو نہ بھرے) کے نہیں جانتا ہوں۔

(۴) اور تاریخ الخلفا صفحہ ۱۳۲ میں ہے ۔۔۔۔۔۔ کہ تحقیق وارد ہوئی ہیں فضیلت معاویہ میں ایسی احادیث جو بہت کم صحیح ثابت ہو سکتی ہیں۔

(۵) اور روضہ ندیہ فی المناقب العلیہ صفحہ ۴۳ میں ہے معاویہ ان جنگوں میں (جو حضرت علی کے ساتھ ہوئیں) مجتہد نہ تھا بلکہ ظالم باغی تھا۔

عاقلے را اشارہ کافیست۔ باقی انشاء اللہ دوسرے رسالہ میں لکھا جاویگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# سبب تالیف

آج جب کہ ادیان باطلہ اسلام پر حملہ آور ہیں اور مسلمانوں کے تنزل کا مرثیہ ہر کس کے زبان پر جاری ہے ضرورت تھی کہ تمام مدعیان اسلام متحدہ قوت کے ساتھ اغیار کا دفاع کرتے مگر بُرا ہو ان ناعاقبت اندیش اور نام نہاد مسلمانوں کا جو دوستی کے پردے میں تخریب اسلام کے درپے ہیں وہ لوگ ہیں جو شروع اسلام سے دشمن اسلام چلے آتے ہیں زمانہ جناب رسول خداؐ میں اسلام لانے سے قبل ان لوگوں نے طرح طرح کی مخالفتیں کیں لیکن ہر معرکہ میں ناکام رہے اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھکر جگر ان کے مثل کباب کے ہو گئے اسلام کا بھیس لاتا کہ اسلام کی آڑ میں اسلام کی بیخکنی کریں دل ان کے بغض و نفاق سے خالی نہ ہوئے جیسا کہ ان کی مذمت میں خود خداوند عالم کا ارشاد ہے۔

يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ۝ ج پ۴۔

کہتے ہیں وہ ساتھ موہنوں اپنے کے وہ چیز کہ نہیں ہے اون کے دلوں میں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ جو چیز چھپاتے ہیں

وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۛ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ط پ۱۱ اور اُن لوگوں سے کہ گرد تمہارے ہیں اعراب سے منافق ہیں اور بعض اہل مدینہ کے کہ اقامت کی ہی نفاق پر نہیں جانتا تو انکو ہم جانتے ہیں

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط پ۲۶ سورۃ الحجرات کہا عربوں صحرا نشین نے ایمان لائے ہیں ہم کہہ تو نہیں ایمان لائے تم اور لیکن کہو تم اسلام لائے ہم۔ اور ابھی نہیں داخل ہوا ایمان تمہارے دلوں میں۔

اسلام لانے سے پیشتر یہ لوگ بنی امیہ ابوسفیان وغیرہ کی شکل میں نمودار ہوئے اور بعد اسلام لانے کے معاویہ و یزید کی صورت میں نکلے آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ علماء اہلسنت بخاری و دیگر اون کے ہم عقیدہ حنفی نما وہابی مولوی انہی اسلاف کی سیاہ کاریوں پر ملمع سازی کر کے دنیا کو فریب دے رہے ہیں لیکن ہرگز ہرگز محبت اہلبیت نہیں پائی جاتی۔ ان میں کیونکہ محبت اہلبیت جمع ہو سکتی ہے جہاں بنی امیہ کی محبت کا قبضہ ہو چکا ہو۔ اللہ کی بھی محبت ہو اور شیطان کی بھی قطعاً محال ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت نوح سے بھی محبت ہو اور ان کے نافرمان بیٹے سے بھی۔ یہ حماقت ہے کہ رسول خدا سے بھی محبت کا دعوےٰ ہو اور ان کے دشمن چچا ابولہب سالی معاویہ سے بھی۔ رشتے ناطے بیکار ہیں وہاں عمل کی ضرورت ہے کسی کا ماموں یا خسر یا سالہ ہونا اسکی صداقت اور حقانیت کی دلیل نہیں ہے۔

حنفی مسلمانو! خبردار ہو جاؤ حنفیت خطرہ میں ہے وہابیت و خارجیت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور تمہاری تعداد دن بدن گھٹتی جا رہی ہے۔ نجدیوں کے مکر و فریب سے بچو حنفی نما وہابی محبت اہلبیت کے پردے میں تمہیں بنی امیہ کی طرف کھینچے جا رہے ہیں۔ یاد رکھو بنی ہاشم اور بنی امیہ کی محبت ہرگز ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔

صواعق محرقہ ص ۱۹۷ چھاپ مصر میں بحوالہ امام غزالی یہ لکھا ہے کہ واعظ پر ذکر حسین حرام ہے اسواسطے کہ ذکر حسین سے بغض بنی امیہ پیدا ہوتا ہے اب انصاف سے کام لو کہ سفیان معاویہ کی محبت میں ذکر حسین حرام قرار دیا جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اگر معاویہ

یزید وغیرہ دشمنان اہلبیتؑ کی محبت تمہارے دل میں سما گئی تو اہلبیتؑ کی محبت تم سے رخصت ہو جائیگی اور تمہارا حشر بروز قیامت بنی اُمیہ کے ساتھ ہوگا۔

ابھی ایک مہینہ کا عرصہ گذرا ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے کیڑی تیلیاں میں جس قدر زہر تعزیہ داری کے خلاف اُگلا اور برادران احناف کو شیعوں کے خلاف بھڑکایا وہ سامعین کو اچھی طرح سے معلوم ہے جس قدر مادہ فاسد اس کے دماغ میں تعزیہ داری کے خلاف بھرا ہوا تھا نکال ڈالا۔ اس دشمن حسینؑ نے حسینی منسوبات کی تذلیل و توہین کی کوئی کسر نہ چھوڑی مثلاً نقل کفر کفر نباشد۔ عیاذاً باللہ۔ "تعزیہ داری زنا سے بھی بدتر ہے۔ جسطرح کفار نے خانہ کعبہ کے اندر بُت رکھے ہوئے تھے۔ اسیطرح مسجدوں کے اندر تم نے یہ بُت (تعزیئے) رکھے ہوئے ہیں۔ ان سُروں کو مسجدوں سے نکال دو۔ پھونک دو۔ آگ لگا دو یہ تعزیئے زناؤں سے بھی بدتر ہیں" اس دریدہ دہن کی اس ناپاک تقریر سے عزاداران حسینؑ کے دل سخت مجروح ہوئے وہ علانیہ بنی اُمیہ کی پیروی میں تعزیہ کو گالیاں دیتا رہا اور یہ سامعین صبر و سکون میں رہے۔ سید کہلا کر منسوبات سیدالشہداءؑ کی توہین و تذلیل کرنا اپنے دعویٰ سیادت کو باطل کرنا ہے یہ ایک چال تھی جو قانونی گرفت کے خوف سے برتی گئی ورنہ خطاب اہل سنت سے کرتا رہا اور دل آزاری تمام عزاداران حسینؑ کی کرتا رہا جس میں شیعہ و سنی سب شامل ہیں۔

عطاء اللہ شاہ کی اس تقریر سے یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ چونکہ اسے بنی اُمیہ معاویہ وغیرہ سے بیحد محبت ہے اور یزید عنید پر بھی یہ لوگ لعنت کرنا جائز نہیں جانتے جیسا کہ اس کے ہم عقیدہ سُنّی تھا وہ ذی مولوی الٰہی بخش نے باغ لانگے خان میں جہاں کہ انجمن اصلاح البیان کی طرف سے دربار معاویہ منعقد کیا گیا تھا کہا کہ "یزید پر لعنت جائز نہیں" اب ان لوگوں نے بنی اُمیہ کے مظالم کو چھپانے کے لیئے یہ تدبیر نکالی ہے کہ مسلمانوں کو مجلس

حسینؑ میں جانے سے روکا جائے جیسا کہ اس کے پیشرو امام غزالی صاحب فرما گئے ہیں
اسی بناء پر ان لوگوں نے ہر جگہ حسینی مجالس کے مقابلہ میں یزیدی محافل کا سلسلہ
شروع کر دیا ہے۔

## دیکھیں یزیدیت کب تک حسینیت کے مقابلہ میں ٹھہرتی ہے

سادات حسنی جیلانی اور عالیجناب تاج العلماء مولانا مولوی قاضی محمد برخوردار صاحب زاد علمہم و فضلہم کو
صرف اسلئے برا کہا جاتا ہے کہ وہ بنی ہاشم کے دشمن بنی امیہ معاویہ یزید وغیرہ سے
اظہار نفرت کرتے ہیں اور محبت اہلبیتؑ ان کے دلوں میں جاگزین ہے مولانا موصوف
الصدر کو تو **رافضی تک کا خطاب دیا گیا ہے**۔ ہم مولانا کی خدمت میں
عرض کرتے ہیں کہ آپ ایسے خارجیوں کے سب و شتم سے رنجیدہ نہ ہوں۔
اسی محبت اہلبیتؑ کے الزام میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کو اسوقت کے خارجیوں
نے **رافضی کا خطاب دیا ہے**۔ ملاحظہ ہو کتاب تدریب الراوی مؤلفہ علامہ
سیوطی ص۲۰۹ اور صواعق محرقہ ص۱۰۱ (فلک النجاۃ) جسمیں لکھا ہے کہ محبت اہلبیتؑ کے
الزام میں امام شافعیؒ کو رافضی کا خطاب دیا گیا۔ حضرت امام شافعیؒ نے جواب دیا
کہ اگر محبت اہلبیتؑ سے رفض ہوتا ہے تو ہر دو عالم جن و انس گواہ رہیں۔ کہ میں
رافضی ہو چکا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں ؎

ان کان رفضاً حب آل محمدؐ فلیشهد الثقلان انی رافضی

امام شافعیؒ کے اشعار نصائح کافیہ ص۸۷ میں بھی درج ہیں۔ کہ اگر وصی رسولؐ کی
محبت سے رافضی ہو جاتا ہوں تو سب سے بڑا رافضی میں ہوں۔ امام بیہقی نے
لکھا ہے کہ یہ اشعار شافعیؒ نے اسوقت کہے ہیں جبکہ انکو خوارج نے **رافضی کا
خطاب دیا** اور انہیں اشعار کا فارسی ترجمہ ملا جامیؒ نے کتاب سلسلۃ الذہب
ص۳۰۳ مطبوعہ نولکشور برحاشیہ نفحات الانس لکھا ہے۔

۵ اور نیز محبت اسے کہتے ہیں کہ دوست سے محبت ہو اور دوست کے دشمن سے نفرت ہو (مؤلف)

پھر اور اشعار میں امام شافعیؒ فرماتے ہیں - ملاحظہ ہو صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۲ ۸۸ مطبوعہ مصر

یا اہلبیت رسول اللہؐ حبکم
فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم
من لم یصل علیکم لاصلواۃ لہٗ

ترجمہ - اے اہلبیت رسول اللہؐ کے آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے جس کا حکم اُس نے قرآن میں دیا ہے آپ کی بڑائی شان کے لیئے اتنا کافی ہے کہ جو آپ کی ذات پر درود نہ پڑھے اوسکی نماز صحیح نہیں ہو سکتی - (ادھر سنی نما وہابیوں نے درود میں سے آل کو نکال دیا ہے - اب فرمایئے لمبی ڈاڑھی رکھنے سے کیا فائدہ جب نماز صحیح نہ ہوئی) ہے الفرق بین المسلم والکافر الصلواۃ)

## امام شافعیؒ کا تبرا

امام بیہقی نے ربیع بن سلیمان سے جو ایک اصحاب حضرت امام شافعیؒ سے ہیں ایک طویل قصہ روایت کیا ہے جس کے آخر میں امام شافعیؒ کے یہ اشعار منقول ہیں - ملاحظہ ہو نصایح کافیہ صفحہ ۱۸۸

ترجمہ

برئت الی المھیمن من اناس — میں ان لوگوں سے بیزار ہوں
یرون الرفض حب الفاطمیہ — جو محبت اولاد فاطمہؑ کو رفض جانتے ہیں
علی آل الرسول صلواۃ ربی — خدا کی رحمتیں آل رسولؐ پر نازل ہوں
ولعنتہ لتلک الجاہلیتہ — اور اس جاہلیت پر لعنت ہو -

جس سے اسکو رفض نام رکھتے ہیں - اسی کتاب کے اسی صفحہ پر محمد بن وہب کہتے ہیں -

ولیستطیعون من ذکری ابا الحسن
وفضلہ قطعونی بالسکاکین
ولست اترک تفضیلی لہ ابدا
حتی الممات علی انجم الملاعین

(ترجمہ) اگر لوگ قادر ہوتے تو اس سبب کہ میں حضرت علیؑ کی فضیلت بیان کرتا ہوں تو مجھے چھری کا ٹکڑوں سے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور میں کبھی تفضیل حضرت مرتضیٰ نہیں چھوڑونگا حتی کہ مرتے دم تک بلکہ ان ملعونوں کی ناک رگڑتا رہونگا۔

## آمدم بر سر مطلب

چونکہ خوارج نے علی الاعلان غداران حسین علیہ السلام سے صف آرائی شروع کر دی ہے اور معاویہ جیسے باغی کو خلیفۃ المومنین کا (یا خال المسلمین) کا خطاب دیکر قلوب مومنین کو مجروح اور مذہب اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ اور شان خلافت کی ہتک کر رہے ہیں۔ لہذا ضرورت ہوئی کہ برادران احناف کی آگاہی کے لیئے ایک رسالہ بنام **معاویہ کی داستان** المعروف **امیر شام** شایع کیا جاوے تاکہ اسلام پر یہ دھبہ آوے کہ مسلمانوں کے خلیفے ایسے سیاہ کار ہوا کرتے ہیں اس رسالہ میں وہ سیاہ کاریاں درج ہونگی جو کتب برادران اہل سنت میں مذکور ہیں۔ تاکہ برادران اہل سنت خوارج کے مکر و فریب سے محفوظ رہیں۔ اور ان کے شکار میں پھنسکر حنفیت کو تباہ نہ کریں اور انکو پتہ لگے کہ اکابرین مذہب اہلسنت کی معاویہ کے بارے میں کیا رائے ہے۔ ہم خوارج کی طرح کوئی فحش کلمہ کسی کے حق میں زبان پر نہیں لانا چاہتے اہل انصاف ہماری تقریروں و تحریروں سے اندازہ لگا یا کرتے ہیں۔ کہ رواداری کا جذبہ کس فرق کے اندر موجود ہے ۵

خوارج کا وطیرہ ہے سنت معاویہ پر عمل
اہل شیعہ پہ ہے تہمت دشنام خبث

تاریخی روشنی میں صرف ان مذکورات کو پیش کر رہے ہیں جو کتب اہل سنت میں درج ہیں

اب بنی امیہ و بنی عباس کا زمانہ نہیں کہ سادات و محبان سادات زندہ دیوار میں چن دیئے جاویں اب معتصم ملعون کا زمانہ نہیں کہ ۲۴۵ھ میں جس میں کل شیعہ قتل کرائے گئے اور اسی شقی نے ایک عام اشتہار دیا کہ ناصبی لوگ شیعوں کو بے خوف و خطر لوٹیں ان کے گھروں کو مسمار کردیں ان کی زراعت کو پامال کردیں۔ دیکھو مسٹر امیر علی کی کتاب اسپرٹ آف اسلام ص۱۶۱ و پرسنل قانون محمدی ص۱۲ دیباچہ (نور ایمان)

اسی معتصم کی تقلید اب خوارج کرنا چاہتے ہیں حکومت وقت کو ان فتنہ انگیز مولویوں کی دل آزارانہ تقریروں پر فوراً نوٹس لینا چاہیئے۔ جو اپنی ناپاک تقریروں سے بدامنی پھیلا رہے ہیں۔

ہم نہیں چاہتے کہ مسلمانوں میں نفاق پیدا ہو بلکہ ہماری طرف سے اتحاد پر متعدد تقریریں عام و خاص میں ہو چکی ہیں لیکن ان فتنہ انگیز مولویوں کی تقریریں اسلام کے لئے مضر اور تباہ کن ثابت ہونگی جو شیعہ سنی سوال پیدا کرکے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں اور شیعوں کے خلاف سنیوں کو مشتعل کر رہے ہیں۔ اب گورنمنٹ انگلشیہ کا دور دورہ ہے ہر شخص کو مذہبی حفاظت کا حق حاصل ہے اور حملہ آور کا دفاع پرامن طریقے سے لازمی ہے۔ اگر یہی سنت معاویہ جاری رہی اور یزیدیت اپنی حملوں سے باز نہ رہی تو عزادار ان حسینؑ قانون کے اندر رہ کر قصر ظلمت کی اینٹ سے اینٹ بجا دینگے۔ اور ایسی بجائینگے کہ بنی امیہ کے مُردے قبروں کے اندر کانپ اُٹھینگے۔ اگر ہمیں چھیڑوگے تو ہم تمہاری ظلمانی خلافتوں کے بخیے اُدھیڑ کر رکھ دینگے ہم اس زمانہ میں فضول جھگڑوں کے سخت مخالف ہیں اسلئے ہم عامہ مسلمین سے کسی قسم کی پرخاش نہیں کرتے ہمارا روئے سخن صرف اُن لوگوں سے ہے جنہوں نے اپنی تقریروں کے اندر دل آزار فقرے استعمال کئے ہیں۔ ہم اتحاد کے حامی ہیں اور بقائے

اسلام کا راز اسی میں سمجھتے ہیں۔ بشرطیکہ ہماری طرف کوئی انگلی اٹھا کر نہ دیکھے ورنہ ہم پیچھا نہ چھوڑینگے۔ اور اس آیہ قرآنی کا نقشہ پیش کر دینگے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ ۔ پ ۴ پارہ یعنے جو وقت چڑھے جاتے تھے تم اور نہ مڑ کر دیکھتے تھے اوپر کسی کے اور تمکو پیچھے سے رسولؐ پکارتا تھا۔ یہ آیہ جنگ اُحد کے واقعہ پر نازل ہوئی جبکہ مسلمانوں نے رسولؐ کو تنہا چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی اور صرف حضرت علیؑ شمع رسالت کا پروانہ بنے رہے۔

خاکپائے ابی تراب

ابوالغضنفر حسین بخش ہمدانی

عفی عنہ

۲۱۔ اگست ۱۹۳۳ء

# بنی اُمیہ کی اصل

قبیلہ قریش کی ابتدا قصی بن کلاب سے ہوئی ہے جو اولاد کعب بن لوئی میں سے تھے قصی کے چار بیٹوں میں سے ایک کا نام عبد مناف تھا۔ ہاشم اور عبد الشمس عبد مناف کے بیٹے تھے۔ ہاشم کی ذریت میں سے جناب رسالتمآب و ائمہ اہلبیت علیہم السلام وغیرہم ہیں جو بنی ہاشم کہلاتے ہیں۔ اُمیہ عبد الشمس کی طرف منسوب ہے۔ یہ پست قد خمیدہ۔ کریہ بدشکل تھا جس کے چہرے سے شرارت اور نحوست نمایاں تھی۔ (النصائح کافیہ ۹۵ و ۱۰۰) لوگ حقارۃً اسکو اُمیہ (چھوٹی لونڈی) کہتے تھے۔ اسکے نام سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی غلام تھا۔ عبد الشمس کا بیٹا نہ تھا۔ کیونکہ اسکے دوسرے بیٹوں کے نام ایسے نہیں دیکھو شیر و شکر ص۹۔ اور شاید اسی لیئے اسکی اولاد اغلباً بنی اُمیہ ہی کہلاتی ہے۔ بنی عبد الشمس کا استعمال ان کے لیئے بہت کم ہوا ہے۔ اس بات کا مزید ثبوت یہ ہے کہ رسول اللہؐ کے شاعر حسان نے حضورؐ کے سامنے ابوسفیان کی اولاد عبد الشمس ہونے سے انکار کیا اور آپؐ نے اسکی مخالفت نہیں کی۔ لست من المعشر الاکرمین لا عبد شمس ولا نوفل۔ یعنے اے ابا سفیان تو بزرگوں کے گروہ سے نہیں نہ تو عبد الشمس سے ہے۔ اور نہ نوفل سے (دیوان حسان ص۹۱) بہر حال یا تو اُمیہ ہی عبد الشمس کا بیٹا نہیں اور یا قلاً ابوسفیان معاویہ وغیرہ قریشی نہیں۔ اور غالباً اسی لیئے جناب امیرؑ نے انکی نسبت لفظ لصیق استعمال فرمایا ہے۔ اور امام حسن علیہ السلام نے معاویہ کو لکھا ہے کہ میں علی کا بیٹا ہوں تو صخر کا میری ماں فاطمہؑ ہے تیری ہند میری جدہ خدیجہ ہے۔ تیری قتیلہ۔ فلعن اللہ الامنا حسبا الخ (الاتحاف بحب الاشراف ص۱۱ مستطرف ص۱۲۱) خدا لعنت کرے اسپر جو ہم سے زیادہ قابل ملامت اور ذلیل ہو حسب میں۔

**فضائل بنی اُمیہ۔** (۱) جناب ابوالکلام آزاد نے الحریت فی الاسلام میں لکھا ہے

کہ خلافت راشدہ کے بعد بنو امیہ کا دور فتن و بدعات شروع ہوتا ہے۔ جنہوں نے نظام حکومت اسلامی کی بنیادیں متزلزل کر دیں۔ دو صفحہ ۲۶"۔ لیکن اس اغماض سے نفس مسئلہ کی اہمیت کی تضعیف صحیح نہ ہوگی۔ بلکہ در اصل یہ حالت بھی شل اور بہت سی حالتوں کے نتیجہ ہے بنی امیہ کے اس تسلط اور احاطہ مستبدہ کا جسکے اثر سے ہمارے ہر فن کا لٹریچر متاثر ہوا۔ اور بد قسمتی سے عقائد و کلام کے تو بہت سے گوشے ہیں جن سے انکی صدائے باز گشت آجتک آ رہی ہے۔ بنی امیہ کی سب سے پہلی بدعت اور اسلام و مسلمین پر انکا اولین ظلم یہ تھا کہ نظام حکومت اسلامیہ کا تختہ یکسر الٹ دیا۔ اور خلافت راشدہ جمہوریہ صحیحیہ کی جگہ مستبدہ و ملک عضوض کی بنیاد ڈالی صفحہ ۲۹۔ اور علامہ شبلی نے الفاروق حصہ ۱ صفحہ ۳۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ بنو امیہ تو شروع ہی سے آزادی کے دشمن نکلے۔

(۲) حاکم نے علی شرط الشیخین حدیث صحیح روایت کی ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ ہمارا سب سے زیادہ دشمن قبیلہ بنی امیہ ہے۔ تطہیر الجنان صفحہ ۱۴۲۔ نصائح کافیہ صفحہ ۱۰۶

(۳) حضرت رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ شر قبائل عرب بنی امیہ۔ بنی ثقیف و حنیف ہیں۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۱۴۳ تطہیر الجنان صفحہ ۱۴۳۔

(۴) حضورؐ نے فرمایا۔ کہ ہر شے کے لیئے آفت ہے اور اس دین کی آفت بنی امیہ ہیں۔ تطہیر صفحہ ۱۴۸۔

(۵) دیلمی کی روایت ہے کہ ولد حکم ملعون ہیں۔ اور بنی امیہ کے لیئے ویل ہے۔ ینابیع صفحہ ۱۵۰

(۶) کسی نے سفینہ صحابی سے کہا کہ بنی امیہ گمان کرتے ہیں کہ خلافت کے سزاوار یہی ہیں۔ کہا کذبوا بنو الزرقاء بل ہم ملوک من شر الملوک داوّل الملوک معاویہ۔ جھوٹے ہیں زرقاء کے بیٹے وہ تو بدترین بادشاہوں میں سے ہے اور انکا پہلا بادشاہ معاویہ ہے۔ ترمذی صفحہ ۱۱۴۔ تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۳۵۔

(۷) حضرت رسول اللہؐ نے رؤیا میں بنی اُمیہ کو اپنے منبر مطہر پر بندروں کی طرح کودتے دیکھا۔ اس سے آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ تو خدا نے سورہ قدر نازل کی جس میں فرمایا کہ ایک شب قدر ہزار ماہ یعنے مدت حکومت بنی اُمیہ سے بہتر ہے۔ تفسیر نیشاپوری۔ تاریخ الخلفاء ۹۔

(۸) روضۃ المناظر برحاشیہ کامل جلد ۱۱ ص ۱۸۵ پر ہے وہم عن المفسرین اتفقوا علی ان المراد بالشجرۃ الملعونۃ فی القرآن بنو اُمیہ۔ یعنے مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ قرآن شریف میں شجرہ ملعونہ سے بنی اُمیہ مراد ہیں۔

(۹) تاریخ اعثم کوفی ص ۲۱۶ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے معاویہ کو لکھا۔ کہ مشکوٰۃ نبوت ہم میں سے اور شجرہ ملعونہ تم میں سے ہے۔ ہاشم بن عبد مناف ہم سے اور اُمیہ سگ احلاف تم سے۔ شیبۃ الحمد عبد المطلب ہم سے اور کذاب مکذب تم سے۔ اسد اللہ ہم سے اور طرید رسول تم سے۔ طیار فی الجنۃ ہم سے۔ اور سنت رسول کا دشمن تم سے۔ سیدۃ النساء العالمین ہم سے اور حمالۃ الحطب تمہارے میں۔ نہج البلاغہ حصہ ۲ ص ۲۵ ہم سے نبی اور تم سے مکذب۔ ہم سے اسد اللہ اور تم سے اسد الاحلاف یعنے ابوسفیان۔ ہم سے سید جوانان جنت اور تم سے صبیۃ النار ہے۔

(۱۰) تاریخ اعثم کوفی ص ۲۴۲ زمانہ جاہلیت میں بنی اُمیہ کی سب سے عمدہ غذا انڈی اور مردار تھا۔

## معاویہ کا حسب نسب



سبط ابن جوزی نے تذکرہ خواص الامہ میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ نے ام حبیبہ خواہر معاویہ کو کہا قاتل اللہ ابنۃ العاھرہ خدا لعنت کرے دختر زن زناکار پر اور حضرت امام حسنؑ نے معاویہ کو کہا وقد علمت الفراش الذی ولدت علیہ۔ (میں اس فرش کو جانتا ہوں جس پر تو پیدا ہوا ہے) اس کے بعد اسکی توضیح ابن جوزی نے یوں

کی ہو۔ قال الاصمعی وہشام بن محمد الکلبی فی کتابہ المسمے بالمثالب وقعت علی معنی
قول الحسن لمعاویہ قد علمت الفراش الذی ولدت علیہ ان معاویہ کان یقال انہ
من اربعۃ من قریش عمارہ بن ولید ومسافر بن ابی عمرو ابی سفیان والعباس بن
عبد المطلب وھولاء کانوا ندماء ابی سفیان وکان کل یتہم بہند۔ الخ یعنے اصمعی اور
ہشام نے کہا ہو کہ امام حسنؑ کے قول کے یہ معنے ہیں کہ معاویہ۔ ابوسفیان۔ عمارہ
مسافر۔ اور عباس چار آدمیوں کی طرف منسوب تھا۔ اور اما مسافر بن ابی عمر
فقال الکلبی عامۃ الناس علی انہ معاویہ منہ۔ کلبی نے کہا کہ جمہور کی یہ رائے تھی کہ معاویہ
مسافر بن ابی عمرو سے ہے۔ کیونکہ وہی ہندہ سے زیادہ محبت کرتا تھا۔ مثالب
ابن السمان میں ہو کہ پدر ہندہ نے اس کا نکاح بوعدہ مال کثیر ابوسفیان سے کیا
فوضعت معاویۃ بعد ثلاثۃ اشہر۔ جس سے وہ اسکو تین ماہ بعد جنی۔ زمخشری
نے بھی ربیع الابرار میں معاویہ کو چار یاری لکھا ہو لیکن انہیں ایک کا نام
صباح بیان کیا ہو وہ بڑا خوبصورت ڈوم تھا۔ صباح کا پاؤں زلف یار میں
پھنس گیا۔ اور کہتے ہیں کہ عتبہ بن ابی سفیان بھی اسی سے تھا۔ دنصائح الکافیہ ۱۱
تذکرہ مذکور میں یہ بھی لکھا ہو۔ قال (معاویہ) وکیف قال اما علمت ان بعض
قریش فی الجاہلیۃ یزعمون انی للعباس معاویہ نے یزید کو کہا تو نہیں جانتا
کہ بعض قریش زمانہ جاہلیت میں خیال کرتے تھے کہ میں عباس کا ہوں وقال
الشعبی وقد اشار رسول اللہ الی ہندہ یوم فتح مکۃ بشیٔ من ہذا فانہا لما جاءت
تبایعہ فقالت علی ما یاعکب فقال ان لا تزنین فقالت او تزنی الحرۃ
فعرفہا رسول اللہ فنظر الی عمر فتبسم۔ شعبی نے کہا ہو کہ رسول اللہ
نے فتح مکہ کے دن ہندہ کی طرف بعض ایسی ہی چیزوں کا اشارہ کیا تھا
جبکہ حضرت کے پاس آکر کہنے لگی کہ کس چیز پر آپ کی بیعت کروں تو آپ نے

فرمایا کہ زنانہ کرنا (معاویہ دائرۃ الاصلاح ص۸) اسنے کہا کیا آزاد عورتیں بھی زنا کرتی ہیں۔ یہہ سُنکر رسول اللہ عمر کی طرف دیکھکر مُسکرائے۔

اور علامہ زمخشری ربیع الابرار میں لکھتے ہیں۔ وکان معویہ یعزی الی اربعۃ ابن عمر وابن مسافر والی ابی عمارہ بن الولید والی العباس بن عبد المطلب والی الصباح مغن اسود کان لعمارہ قالوا کان ابوسفیان ذمیماً قصیراً وکان الصباح عسیفاً لابی سفیان من الصباح ایضاً انہا کرہت ان تضعہ فی منزلہا فخرجت الی جہاد فوضعتہ ھناک۔ وفی ذالک یقول حسان ؎ لمن الصبی بجانب البطحی ✣ فی الترب ملقی غیر ذی مہد ✣ نجلت بہ بیضاء انسیۃ ✣ من عبد شمس صلتۃ الخد ✣ یعنے معویہ چار آدمیوں کی جانب منسوب تھا۔ ابی عمرو بن مسافر ابی عمارہ بن ولید عباس بن عبد المطلب وصباح جو حبشی گویا عمارہ کا تھا کہتے ہیں کہ ابوسفیان بدشکل اور پست قد تھا اور صباح جو خوبصورت جوان رعنا تھا۔ ابوسفیان کی مزدوری کرتا تھا۔ ہندہ نے اوسکو بلا کر اپنا حظ نفس اُٹھایا۔ اور کہتے ہیں کہ عتبہ بن ابی سفیان اُسی صباح کے نطفہ سے تھا۔ اسیحہ سے ہندہ وقت ولادت عتبہ اپنے گھر سے ٹالکر جہاد چلی گئی جسپر حسان نے اشعار مذکورہ بالا لمن الصبی بجانب البطحی الخ اوسکی ہجو میں کہے۔

الغرض کہانتک لکھا جائے داستان عشق بہت طولانی ہے اور احباب کے ملال کا فکر بھی دامنگیر ہے۔

خیالِ خاطرِ احباب چاہیئے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

لہذا ان واقعات عشق سے چشم پوشی کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہتا ہوں جس کو ممدوح کی داستان محبت کے معلوم کرنیکا کمال اشتیاق ہو وہ اِن کتابوں کو اُٹھا کر آہستہ سے پڑھ لے اور اپنا اطمینان کر کے ہماری صداقت کی داد دے -

تذکرہ خواص الامہ صـ ۱۱۷ اعثم کوفی صـ ۲۲۶ تاریخ الخلفاء صـ ۲۱۸

شرح صـ ۲۹۶ و صـ ۳۱۵ نصائح کافیہ صـ ۸۳ صـ ۸۴ و صـ ۱۱۱

دیوان حسان صـ ۶ (جو کہ مولوی فاضل کے نصاب میں رہا ہے) - کامل جلد ۳

## معاویہ کی حکومت

خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں معاویہ کو شام کی حکومت مستقل طور پر تفویض ہوگئی تھی اور پھر ان کے قتل کے بعد عہدہ گورنری سے تجاوز کر کے ایک خود مختار حاکم کی حیثیت سے اس صوبہ کا مالک ہوگیا اسلامی سادگیوں سے گذر کر اسکی طبیعت میں حکومت و ریاست کی بو سما گئی تھی اور شاہان عجم و قیاصرہ روم کی دولتوں کے جلوے اس کے دربار میں نظر آتے تھے سلطنت کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے اسنے بہت دنیا پرستوں کو انعام و اکرام سے مالا مال کر کے اپنا گرویدہ بنا لیا تھا مگر ساتھ ہی اسکی دلی تمنا تھی کہ خلافت کے سچے وارثوں کی بیخکنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے -

حضرت علیؑ قتل حضرت عثمانؓ کے بعد جب سریرآرائے خلافت ظاہری ہوئے تو منجملہ اور باغیوں کے اسکی بغاوت زبردست تھی اور اسی وجہ سے اُس رسولؐ کے سچے جانشین کو اسکے مقابلہ میں تلوار کھینچنی پڑی - صفین کی لڑائی جو ایک مشہور و معروف لڑائی ہے اوس کے ابتدائی حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ امیر المومنینؑ نے اسکی فہمائش میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا مگر دولت دنیوی پر مٹ جانے والی طبیعت کب ان ہدایتوں کو قبول کر سکتی تھی - الغرض اس

لڑائی میں صلحین کی نوبت آئی اور اسکی فطرتی مکاری اس معاملہ میں اپنا کام کر گئی کچھ عرصہ کے بعد امیر المومنین ایک خارجی کے ہاتھ سے مسجد کوفہ میں شہید کر گئے اور امر خلافت جناب امام حسن علیہ السلام کے متعلق قرار پایا۔

آپکے ساتھ بھی اس نے وہی سلوک کیا اور بالآخر خاص مصلحتوں پر نظر کر کے آپنے اس دنیا پرست شخص سے چند شرائط پر صلح کر لی۔ مگر اسکی جبلی خصلت نے اسے ان شرائط پر پابند نہ ہونے دیا بلکہ خاندان نبوت کیساتھ اسکی دشمنی روز بروز ترقی پذیر ہوتی رہی یہانتک کہ امام ہمام کو زہر سے شہید کرا کے چھوڑا اونکی شہادت کی خبر سنکر نعرہ تکبیر بلند کیئے اس کے ساتھ ہی یزید کی بیعت کے لیئے ریشہ دوانیاں شروع کر دیں اور ہر ایک صوبہ میں فرمان جاری کیئے کہ جہانتک ہو سکے بوترابیوں کو ایذا پہونچاؤ ان غریبوں کا قتل مباح سمجھا گیا اور ان کے خون حلال کر دیئے گئے چنانچہ اسی حکم کو مدنظر رکھکر حاکم کوفہ نے چند قیدی دربار امارت میں روانہ کیئے جن کا سردار حجر بن عدی بنی کندہ کا ایک بزرگ شخص تھا جس نے مدتوں رسول کی صحبت سے فیض اُٹھایا تھا۔ چنانچہ حاکم شام نے اُس سے کہا کہ اگر تم ابوتراب کو بُرا کہو تو اس دنیا میں رہ سکتے ہو مگر اس جوانمرد اور دیندار نے اسکو سخت وسست کہا۔ یہانتک کہ قتل کر دیا گیا۔ بعض مورخ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حجر بن عدی کی شہادت تلوار سے نہیں ہوئی بلکہ وہ معرکہ صفین کے بعد ایک مرتبہ شام میں گیا اور مجلس معاویہ میں داخل ہوا جو بڑے بڑے صنادید عرب اور اُمرائے شام سے مزین تھی۔ معاویہ نے کن انکھیوں سے دیکھکر پوچھا۔

معاویہ۔ اے شخص اپنے نام ونسب سے مجھے مطلع کر۔

حجر بن عدی۔ میں امیر المومنین علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہوں جنہوں نے بروز صفین تجھ پر تلواریں برسائیں۔

معاویہ (درشتی اور استخفاف کے لہجہ میں) اجانتے ہو تمہارے صاحب کا کیا انجام ہوا

حجر بن عدی ۔ اے ابو زید سُن تیری دشمنی پر تلے ہوئے دل ہمارے سینوں میں موجود ہیں ۔ اور تجھ پر چمکنے والی تلواریں ہماری گردنوں پر حمائل اگر تو ہماری طرف ایک بالشت بڑھیگا تو ہم ایک ہاتھ بڑھینگے اور اگر تو ایک ہاتھ بڑھیگا تو ہم ایک گز بڑھینگے اے ابو زید ہمارے خوفناک حملوں سے بچ ۔

اُمرائے دربار نے جب یہ گستاخانہ کلام سُنے تو دریافت کیا کہ یہ بے ادب شخص کون ہے ؟

معاویہ نے جواب دیا اے اہل مجلس خاموش ہو یہ حجر بن عدی الکندی علی ابن ابیطالب کے جان نثاروں میں سے ہے بروز صفین اسکی تلوار سے لشکر شام کو شکست نصیب ہوئی یہ وہ شخص ہے کہ اگر سوار ہو تو دس ہزار سوار اس کے جلو دار ہوتے ہیں اور اگر پیادہ چلے ۔ تو بیس ہزار پیادے اس کے نقش قدم پر چلنے والے نظر آتے ہیں ۔

الغرض معاویہ نے اسکی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملا دیا جو اسے مدت سے رواں ہو چکا تھا حجر کی شہادت کے بعد اس کے خاندان والوں پر ایک مصیبت ٹوٹ پڑی سب کی آنکھیں اس حسرتناک موت پر خون برسانے لگیں ۔ مقتول کا ضعیف باپ عدی جو زندہ تھا اس کے قلب پر جو گذری اس کا اندازہ قابل اور جوان مرگ بیٹے کی وفات کا صدمہ اٹھانیوالا دل خوب کر سکتا ہو ۔ یہانتک کہ اُس نے جلا وطنی اختیار کر لی ۔ اور عہد کر لیا کہ جبتک اپنے بیٹے کا انتقام نہ لے لونگا نہ تبدیل لباس کرونگا نہ خط بنواؤنگا ۔ اور بیٹے کی قبر پر جاروب کشی کرنے لگا ۔

## حدیث عمار کا بیان

خصائص نسائی صفحہ ۸۹ میں روایت ہی حضرت ام سلمہ سے بتحقیق رسول خدا نے فرمایا عمار کے واسطے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

و فی النصائح الکافیہ صفحہ ۱۱ و اخرج الامام محمد بن اسمٰعیل البخاری فی صحیحہ عن عکرمہ قال

قال لی ابن عباس ولابنه علی انطلقا الی ابی سعید فاسمعا من حدیثه فانطلقنا فاذا هو فی حائط یصلحه فاخذ روائه فاحتبیٰ ثم انشا یحدثنا حتی اتی علیٰ ذکر بناء المسجد فقال کنا نحمل لبنة لبنة وعمار لبنتین لبنتین فراٰه النبیؐ فجعل ینفض التراب عنه ویقول ویح عمار تقتله الفئة الباغیة یدعوہم الی الجنة ویدعونه الی النار۔

ترجمہ
اور نصائح کافیہ ۲۲ میں ہے امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اپنی صحیح میں عکرمہ سے روایت کی ہے کہ مجھے اور اپنے بیٹے علی کے لئے ابن عباس نے کہا چلو ابی سعید کی طرف اور سنو اس سے حدیث کو پس ہم گئے تو وہ ایک باغیچہ کی چاردیواری کے اندر اس کی درستی کر رہے تھے آئے اور اپنی چادر لیکر چار زانو ہو کر بیٹھے پھر شروع ہوئے حدیث بیان کرنے میں یہانتک کہ بناء مسجد نبوی کا ذکر آگیا تو کہا کہ ہم مسجد کی اینٹیں اٹھاتے وقت ایک ایک اینٹ اُٹھاتے اور عمار دو دو اینٹیں اُٹھاتے تھے پس نبیؐ نے اسکو دیکھا اور اس سے غبار کو جھاڑا اور فرمایا افسوس ہے عمار کو باغی گروہ قتل کریگا۔ عمار اُن کو بہشت کی طرف بلائیگا اور وہ گروہ مخالف اُسکو دوزخ کی طرف بلائیگا۔

## عمار کا قاتل دوزخی ہے

حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں نقل کیا ہے کہ جناب رسالتمآبؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افسوس ہے عمار کے حال پر اسکو قتل ایک باغی جماعت کریگی اور وہ ان لوگونکو بہشت کی طرف بلائیگا اور وہ جماعت انکو دوزخ کی طرف چنانچہ جنگ صفین میں قول رسولؐ کی تصدیق ہوگی حضرت عمار یاسر اس معرکہ میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ تھے اور معاویہ کی جماعت نے انکو شہید کیا۔ سخت حیرت ہوتی ہے ان مسلمانوں کے عقلوں پر جو ایسے باغی لوگونکو اپنا پیشوا اور دین کا مقتدا مانتے ہیں۔ ایک نہیں ہزاروں عیب جسکی ذات میں موجود ہوں طرح طرح کی بدعات جسکے ہاتھوں دین اسلام میں ہو چکے ہیں کہا جاتا ہے کہ

علی و معاویہ کے مابین ملکی کشمکش تھی۔ لیکن عمار کی شہادت نے جسکی پیشن گوئی
مخبر صادق پہلے ہی فرما چکے تھے۔ معاویہ کی بغاوت کو ایسا واضح کر دیا کہ
خود معاویہ کو جیسا کہ ملا علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکواۃ میں ہے اقرار کرنا پڑا۔
کہ نحن فئۃ باغیۃ طالب لدم العثمان ؓ اور حضرت عمار ہی کی شہادت سے
یہ بھی واضح ہو گیا کہ وہ جنگ ملکی معاملات کی کشمکش نہیں تھی بلکہ ایسی کشمکش تھی
جسمیں بنص حدیث نبوی حضرت علیؑ جنکی جانب عمار تھے بہشت کی دعوت کر رہے
تھے اور معاویہ جسکی فوج نے عمار کو قتل کیا لوگوں کو جہنم کی جانب مدعو کر رہا تھا رسولؐ کے
ایسے نص صحیح کے مقابل میں آپکی اس رکیک تاویل کو کہ ملکی معاملات میں
کشمکش تھی کوئی مسلمان رسولؐ پر دل سے ایمان رکھنے والا تو ہرگز قبول
نہیں کر سکتا۔

معاویہ کا دشمن دین علیؑ ہونا اظہر من الشمس ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ
معاویہ دین علیؑ پر نہیں تھا بلکہ کسی دوسرے دین پر تھا۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ دین علیؑ
وہی ہے جو دین رسولؐ اور دین خدا ہے۔ دیکھو روضۃ الصفا امام حسنؑ اپنے خط میں معاویہ
کو لکھتے ہیں کہ خدا کی قسم علی علیہ السلام نے دین خدا کے لئے تجھکو اور تیرے باپ
اور بھائی کو اپنی شمشیر آبدار کے نیچے رکھا تھا۔ اور بی بی عائشہ ؓ صاحبہ بھی فرماتی
تھیں کہ اے معاویہ تو طلقاء سے ہے اور آپکے جملہ محدثین و مورخین نے باتفاق لکھا ہے
کہ معاویہ مولفۃ القلوب سے تھا۔ اگرچہ حضرت علیؑ کے ساتھ بغاوت کرنے اور قتل عمار سے
معاویہ کا باغی اور جہنمی ہونا ثابت ہو چکا لیکن ایک اور حدیث جسمیں آپکے امیر معاویہ
کا نام بھی موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ مسند ابو یعلی میں ہے عن ابی برزہ قال
کنا مع النبیؐ فسمع صوت الغناء فقال انظروا ما ھذا فصعدت فنظرت فاذا معویۃ و
عمرو ابن عاص یتغنیان فجئت واخبرت النبیؐ فقال اللھم ارکسھا فی الفتنۃ رکسا

والّٰلهم دعهما الی النار دعًا۔
یعنی ابوبرزہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ تھے کہ گانے کی آواز آئی حضرتؐ نے فرمایا دیکھو تو یہ کیا ہو رہی ہے میں نے بلندی پر چڑھ کر نظر کی تو دیکھا کہ معاویہ اور عمرو ابن عاص گا رہے ہیں واپس آکر آنحضرتؐ کو مطلع کیا۔ حضرتؐ نے بددعا کی کہ اے خداوندا اوندھا ڈال ان دونوں کو فتنہ میں اور اوندھا دھکیل ان دونوں کو جہنم میں۔

## جواز لعنت بر معاویہ

حدیث عمارؓ سے معلوم ہوا کہ حضرت عمارؓ صحابی رسولؐ کو قتل کرنے والے (معاویہ اور اس کے ساتھی) باغی تھے اور لوگوں کو نار کی طرف دعوت دیتے تھے اب دیکھنا یہ ہے کہ نار کی طرف بلانے والوں کی شان میں خدا کیا فرماتا ہے (دیکھو کتاب نصائح کافیہ ص۱۸) وقال الحافظ ابن حجر رواہ جمع من الصحابۃ فذکرہم وقال وفیہ علم من اعلام النبوۃ وفضیلۃ ظاہرۃ لعلی وعمار رضی اللہ عنہما۔ قلت لا یختلف اثنان فی ان عمارا قتل بصفین وہو فی حزب الامام علی علیہ السلام وان قتلتہ ہو فئۃ معاویۃ فثبت بہذا ان معاویۃ باغ وداع الی النار کما ذکر فی الحدیث والداعی الی النار مستحق اللعن فی الدنیا والخذلان والقبح یوم القیامۃ۔ واتبعناہم فی ہذہ الدنیا لعنۃ ویوم القیامۃ ہم من المقبوحین (پ۲۰) والمقبوح ہو الذی نحی عن الخیر۔

(ترجمہ) حافظ نے بیان کیا کہ اس حدیث سے فضیلت حضرت علیؑ اور حضرت عمار کی ظاہر ہوتی ہے (مؤلف کہتا ہے) کسی نے اختلاف نہیں کیا اس بارہ میں کہ عمار جنگ صفین میں قتل کیے گئے اور وہ گروہ علی علیہ السلام میں تھے۔ اور ان کو گروہ معاویہ نے شہید کیا اس سے ثابت ہوا کہ معاویہ باغی ہے اور جہنم کی طرف دعوت دینے والا ہے جیسا حدیث میں اوپر بیان ہو چکا ہے اور جو داعی الی النار ہو وہ مستحق لعنت ہے دنیا میں اور

رسوائی کا آخرت میں جیسا کہ قرآن مجید پ۲۰ میں خداوند عالم نے فرمایا ہے اور کیا ہمنے اونکو پیشوا کہ بلاتے ہیں طرف نار کے اور دن قیامت کے نہ مدد کیئے جاوینگے اور ہمنے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگادی ہے اور روز قیامت وہ مقبوحین میں سے ہونگے۔ اور مقبوح وہ ہے جو نیکی سے پھرا ہوا ہو۔

## جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معاویہ پر لعنت کرنا

رقد راہ (ابا سفیان) مقبلاً علی احمار و معاویہ یقود بہ و یزید ابنہ یسوق بہ فقال لعن اللہ القائد والراکب والسائق۔ طبری ج۱۱ ص۳۵۷ نصائح ص۹۔ جناب رسول اللہ نے دیکھا کہ ابو سفیان گدھے پر سوار ہے معاویہ اُسے کھینچتا ہے اور اسکا بھائی ہنکاتا ہے۔ تو آپنے فرمایا خدا لعنت کرے سوار پر۔ ہنکانے والے اور کھینچنے والے پر۔ ان معاویہ کان یقود بابیہ علی اجمل واخوہ ہذا یسوقہ فقال رسول اللہ لعن اللہ الجمل وقائدہ وراکبہ وسائقہ ثمرۃ الاوراق ص۴۵ تطہیر الجنان ص۱۲۔ رسول اللہ نے ابو سفیان۔ معاویہ۔ اور اس کے بھائی عتبہ پر لعنت کی۔

ذکر الشہادتین مطبوعہ آگرہ میں عائشہ کی زبانی منقول ہے کہ ہندہ مادر معاویہ نے خدمت جناب رسولخدا میں عرض کی کہ یا حضرت میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک آفتاب میرے سر پر پیدا ہوا اور اس سے دوسرا آفتاب نکلا اور ایک ماہ سیاہ فام میرے بطن سے پیدا ہوا اور اسی ماہ سیاہ سے ستارہ تاریک پیدا ہوا اور اس ستارہ تاریک نے آفتاب ثانی پر جو آفتاب اول سے نکلا تھا حملہ کیا اور نگل گیا جس سے آسمان ظلمت کدہ ہو گیا اور ستارہ ہائے سیاہ نے تمام جہان کو گھیر لیا جناب رسول خدا اس خواب کو سنکر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہندہ سے مکرر فرمایا دور ہو اے دشمن خدا تو نے ہمارے غم کو تازہ کر دیا اور ہمارے عزیزوں کے مرگ کی خبر ہم تک پہونچائی۔ جب ہندہ باہر چلی گئی تو فرمایا اللھم العنھا والعن نسلھا۔ جب لوگوں نے تعبیر خواب

پوچھی تو فرمایا کہ آفتاب ولی علی علیہ السلام اور آفتاب ثانی حسین علیہ السلام ہیں اور ماہ سیاہ معاویہ ہے اور ستارہ تاریک اسکا بیٹا یزید ہے کہ جو ہمارے فرزند حسینؑ کو شہید کریگا اور انکی شہادت سے آفتاب سیاہ اور آسمان تیرہ و تاریک ہو جائیگا۔ تمام جہان کو تیرگی گھیر لیگی اور وہ ستارگان سیاہ سے مراد بنی اُمیہ ہیں جو اہل جہان پر مستولی ہو جائینگے۔

## حضرت علی علیہ السلام کا معاویہ پر لعنت کرنا

تاریخ کامل ۳ ص ۱۳۳ وکان علی اذا صلی الغداة یقنت فیقول اللّٰھم العن معاویہ وعمرا وابا الاعور وحبیبا وعبدالرحمن بن خالد والضحاک بن قیس والولید۔ حضرت علیؑ نماز صبح کے قنوت میں کہتے کہ اے اللہ لعنت کر معاویہ عمر و عاص ابا الاعور۔ حبیب۔ عبدالرحمن بن خالد۔ ضحاک اور ولید پر۔

(۲) ان امیر المومنین کتب الی اہل المصر لما بعث محمد بن ابی بکر الیہم کتابا فقال فیہ وایاکم دعوة ابن الھند الکذاب واعلموا انہ لا سوا امام الھدیٰ ووصی النبیؐ وعدو النبیؐ۔ (ینابیع المودة ص ۵۲) یعنے جب محمد ابن ابی بکر کو حضرت علی علیہ السلام نے حاکم مصر مقرر کیا تو اہل مصر کے نام خط لکھا کہ ڈرو اور پرہیز کرو دعوت ابن ہندہ کذاب سے یعنی معاویہ سے اور جانو کہ امام ہدایت اور امام ہوائے نفسانی برابر نہیں اور اسی طرح وصی رسول و دشمن رسول یعنی برابر نہیں ہے

## امام حسن علیہ السلام کا معاویہ پر لعنت کرنا

قال الحسن علیہ السلام انت یا معاویہ یومئذ کافر تشرک باللّٰہ وکان معہ لواء النبیؐ یوم بدر ومعہ معاویہ وابیہ لواء المشرکین الی آخرہ یعنی فرمایا امام حسن علیہ السلام نے اے معاویہ قسم بخدا تو اسی دن سے کافر و مشرک ہو چکا ہے کہ روز جنگ بدر علیؑ کے ہاتھ میں تو رسول اللہ کا علم (جھنڈا) تھا مگر تو اور تیرا باپ مشرکین کا علمبردار تھا۔ حاشیہ مستطرف۔

(۲) امام حسنؑ نے فرمایا اے معاویہ خدا لعنت کرے اسپر جو ہم دونوں میں سے
زیادہ ذلیل ہو نسب میں۔ مجہول تر ہو ذکر میں اور شدید تر ہو نفاق میں مستطرف ص۱۲۱

## امام حسینؑ کا معاویہ کو طاغی کہنا

بعد موت معاویہ جب یزید لعین نے ولید کو دوبارہ لکھا بیعت کے بارے میں تو ولید نے جناب امام
حسینؑ کو بلا بھیجا اسوقت آپ ابن زبیر کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ابن زبیرؓ نے
پوچھا کہ آپ کو بلانے کی وجہ معلوم ہے تو امام حسین علیہ السلام نے فرمایا انی اظن طاغیتہم
قد ہلک۔ یعنی میں گمان کرتا ہوں کہ ان کا طاغیہ معاویہ ہلاک ہوا۔ تاریخ کامل جلد ۴ ص۶

## بی بی عائشہؓ کا معاویہ پر لعنت کرنا

فلما بلغ ذالک عائشہ جزعت علیہ جزعا شدیدا وقنتت فی دبر الصلوٰۃ تدعو علی معاویہ
وعمرو۔ (تاریخ کامل ص۱۴۳) یعنے جب عائشہ نے خبر قتل محمد بن ابی بکر کی سُنی بہت روئیں
اور سخت روئیں اور ہر نماز کے بعد بد دُعا دینی شروع کی معاویہ و عمر عاص پر۔ (یعنی
لعنت بھیجے)

## حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا معاویہ پر لعنت کرنا

قال کان ابن عباسؓ بعرفۃ فقال یا سعید مالی لا اسمع الناس یلبون فقلت
یخافون معاویہ فخرج ابن عباسؓ من فسطاطہ فقال لبیک اللہم لبیک وان
رغم الانف اللہم العنہم فقد ترکوا السنۃ من بغض علیؑ (سنن بیہقی) یعنی ابن
عباسؓ نے بروز عرفہ کہا اے سعید کیا ہے حاجی لوگ کیوں لبیک نہیں کہتے۔ سعید
نے کہا کہ معاویہ کے خوف سے پس ابن عباسؓ خیمے سے باہر نکلے اور کہا
لبیک اللہم لبیک۔ اگرچہ کسی کی ناک رگڑی جائے خداوندا ان پر لعنت کر
کہ انہوں نے بوجہ بغض و عداوت علیؑ سنت رسول اللہؐ کو چھوڑ دیا اور کنز العمال میں
ہے عن ابن عباس قال لعن اللہ فلانا انہ کان ینہیٰ عن التلبیہ فی ہذا الیوم یعنی

یوم عرفہ لان علیا وکان یلبی فیہ۔ یعنے کہا ابن عباسؓ نے خدا لعنت کرے فلاں (معاویہ پر) کہ وہ آج بروز عرفہ لبیک کہنے سے منع کرتا تھا کیونکہ حضرت علیؑ اس روز لبیک کہتے تھے۔ انتہی۔

## محارب و دشمن علیؑ کی پوزیشن

(۱) مشکواۃ شریف صفحہ ۵۶۸ باب مناقب اہلبیت النبی۔ ان رسول اللہؐ قال لعلی وفاطمہ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم۔ (۲) ینابیع المودۃ صفحہ ۴۶۔ حرب علیؑ حرب اللہ وسلم علی سلم اللہ۔ صفحہ ۷۔ یا علی حربک حربی وسلمک سلمی۔ (۳) نصائح کافیہ از مسند احمد حنبل۔ من اذی علیاً بعث یوم القیامۃ یہودیا او نصرانیا۔ ایسی بہت سی حدیثیں جناب رسولخدا سے مروی ہیں۔ انکا مطلب یہ ہے کہ جو علیؑ سے لڑتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتا ہے۔ اور جس نے علیؑ کو اذیت دی وہ قیامت کے دن یہودی یا نصرانی اُٹھیگا۔ اور ملل ونحل صفحہ ۴۲ پر ہے مَنْ خَرَجَ عَلَی الْاِمَامِ الْحَقِّ الَّذِیْ اِتَّفَقَتِ الْجَمَاعَۃُ عَلَیْہِ یُسَمّٰی خَارِجِیًا۔ کہ جو امام پر خروج کرے جس پر جماعت نے اتفاق کیا ہو وہ خارجی ہے۔ (۴) مشکواۃ شریف صفحہ ۵۶۳ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کا مجھ سے عہد ہے ولا یبغضنی الا منافق۔ لا یحب علیا منافق۔ ولا یبغضہ مومن۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۵ قال رسول اللہ فی علی من اغضبہ فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ۔ صفحہ ۷ قال اللہ لی ولعلی ابن ابیطالب ادخل النار من ابغضکما۔ صفحہ ۷ و ۲۹۶ حُبُّ عَلِیٍّ ایمانٌ وبغضہ کفرٌ۔ صفحہ ۸ بروایت ابونعیم حموینی وثعلبی تفسیر مَنْ جَاءَ بالحسنۃ فلہ خیر منہا۔ الخ۔ الحسنۃ حُبُّنا والسیئۃ بغضنا۔ روضۃ الندیہ صفحہ ۲۶ پر ہے کہ ایسی احادیث اس قدر ہیں لایُبْعِدُ ادعا تواترہا۔ کہ ان کے تواتر کا ادعا بعید نہیں۔ تحفہ عبدالعزیز باب ۱۲۔ محارب

حضرت مرتضیٰ اگر از راہ عداوت وبغض است نزد اہل سنت کافراست۔ بالاجماع خلاصہ یہی ہو کہ علیؑ کا دشمن خدا ورسول کا دشمن ہے۔ کافر ومنافق ہو۔ جہنمی ہے۔ اور جہنم میں اوندھے منھہ پڑیگا۔ اور جس نے از راہ دشمنی علیؑ سے جنگ کی وہ بالاجماع کافر ہے

## ختم شد

خدا سلامت رکھے ہمارے رہنمایان دین کو جنھوں نے خوارج کی جواب میں اسقدر دندان شکن کتابیں شایع کی ہیں جن کا جواب آجتک نہین بن سکا۔ انہیں میں سے فلک النجاۃ۔ ہادیہ معاویہ۔ عشرہ مبشرہ نورایمان بھی ہیں۔ جن سے استمداد حاصل کر کے رسالہ ہذا لکھا گیا ہو معاویہ ملعون کے حالات اس مختصر سے رسالے کے اندر بہت کم لکھے گئے ہیں۔ باقی اس ملعون کے حالات حصہ دوم وسوم میں شایع ہونگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فقط المرقوم ربیع الثانی

حسین بخش ہمدانی

عفی عنہ مؤلف رسالہ ھذا

نکلا ہے کوئی اہل وفا کی تلاش میں
دیکھیں نشانہ تیر کدھر ہیں جھکے ہوئے

برادران ایمانی

اس زمانہ میں جبکہ اولاد یزید نے ہمارے مذہب کے خلاف پے در پے حملے شروع کر دیئے ہیں اور اپنے جلسوں میں علانیہ آل رسولؐ کی توہین کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان خبیث اور بد باطن لوگوں کے مذہب کا پردہ چاک کر دیا جائے اس غرض کے لیئے اس قسم کے رسایل کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا مومنین با تمکین کی خدمت میں گذارش ہے کہ مذہب حقہ کی نصرت اور مخالفین اہلبیتؑ کی سرکوبی کے لیے رسالہ ہذا کو کافی تعداد میں خرید کر کے عوام میں مفت تقسیم کریں۔

باعث اجر عظیم ہوگا۔ فقط

انتظار کریں

انتظار کریں

انتظار کریں

# قاتلان حسینؑ کا مذہب

اس رسالے کے اندر کتب اہل سنت سے ثابت کیا جائیگا۔ کہ قاتلان حسینؑ اسی مذہب کے تھے جس مذہب کے لوگوں نے مزارات مقدسہ واقعہ حجاز کو پہلے اور اب تباہ و برباد کیا ہے اور اب انکے منصوبے ہندوستان میں تمام خانقاہوں اولیاء اللہ کی مزاروں کو تباہ و برباد کرنے کے ہیں پہلا وار ان کا تعزیوں پر ہو رہا ہے اور اہلبیت عظام ائمہ معصومین علیہم السلام پر افترا باندھ کر علانیہ توہین کر رہے ہیں (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) دوسرا وار انکا خانقاہوں مزارات اولیاء اللہ پر ہوگا۔ جیسا کہ اُن کی تقاریر سے ظاہر ہو رہا ہے۔